غلبۂ اسلام کی عظیم بشارتیں ہمیں دی گئی ہیں لیکن عظیم قربانیوں کا بھی ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ انسان محض اپنی قربانی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتا۔

☆ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کا کام ہمارے سپرد ہے۔

☆ روس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بشارتیں بھی ملی ہیں۔

☆ عرب ممالک کی پریشانیاں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ دور کی جائیں گی۔

☆ حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام کی صداقت میں زبردست دلائل دیئے ہیں۔

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

یکم نبوت ۱۳۴۸ ہش یعنی یکم نومبر ۱۹۶۹ء سے تحریک جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اسی پر توکّل اور بھروسہ رکھتے ہوئے جو قادر وتوانا ہے جو حسن واحسان کا منبع وسرچشمہ ہے جس کی توفیق کے بغیر انسان کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جو اس کے فضل کو جذب کرے۔ ہم اپنے اس نئے سال کو شروع کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

تحریک جدید کا یہ سال دفتر اوّل کا چھتیسواں دفتر دوم کا چھبیسواں اور دفتر سوم کا پانچواں سال ہوگا۔ گذشتہ سال میں نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے اور ان وعدوں کے مطابق جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہم سے کئے تھے ہمارے مالوں میں برکت ڈالی ہے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے ہوئے اس کی راہ میں اپنے اموال کو اور بھی زیادہ خرچ کریں تو اس کے فضلوں کے اور بھی زیادہ وارث بنیں گے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم سال رواں میں سات لاکھ نوے ہزار روپے تحریک جدید کے جمع نہ کر سکیں۔

یہ Target (ٹارگٹ) جو میں نے جماعت کے سامنے رکھا تھا وہاں تک ہم نہیں پہنچ سکے۔ گو گذشتہ سال کے مقابلہ میں قریباً اسی ہزار روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں لیکن ابھی دو لاکھ سے اوپر کا فرق ہے سات لاکھ نوے ہزار روپے کے مقابلہ میں جو وعدے ہوئے ہیں وہ چھ لاکھ بیس ہزار روپے کے ہیں لیکن میری طبیعت میں گھبراہٹ نہیں پیدا ہوئی کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی غفلت کے نتیجہ میں ایسا نہیں ہوا بلکہ ایک اور وعدہ جماعت نے کیا ہوا تھا جس کی ادائیگی کا زمانہ ختم ہو رہا تھا اور جس کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت بھی تھی اور جس کی طرف میں نے بھی جماعت کو بار بار متوجہ کیا اور وہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کو پورا کرنا تھا چونکہ جماعت اس طرف متوجہ رہی اور

جماعت نے اس میں بھی کافی مالی قربانی دی ہے۔اس لئے ہمارے سامنے جو مقصود تھا کہ ہم تحریک جدید کے لئے سات لاکھ نوے ہزار روپے جمع کر لیں گے اس میں ہم کامیاب نہیں ہو سکے کیونکہ اس عرصہ میں (صحیح اعداد و شمار تو اس وقت ہمارے ذہن میں نہیں) میرا اندازہ ہے کہ پانچ سات لاکھ روپے پاکستانی جماعتوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن میں ادا کئے ہیں اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان پانچ سات لاکھ روپے کی ادائیگی کے ساتھ ہی انہوں نے تحریک جدید کے لئے اسّی ہزار روپے کی زائد رقم کا وعدہ کیا ہے تو باوجود اس کے کہ جو Target (ٹارگٹ) مقرر کیا گیا تھا اس تک ہم نہیں پہنچنے پائے لیکن پھر بھی جماعت نے بڑی ہمت سے کام لیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور قربانیوں میں اَور بھی زیادہ برکت ڈالے اور ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہ بھی بڑی خوشکن بات ہے کہ مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کی تعداد میں قریباً اڑھائی ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے الحمدللہ۔ایک اور چیز ہمارے سامنے آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے تحریک جدید کے ہر دفتر (یعنی اوّل، دوم، سوم) کے عطیہ کی جو فی کس اوسط بنتی ہے وہ جماعت کے سامنے پیش کی تھی اور میں نے بتایا تھا کہ دفتر اوّل میں حصہ لینے والوں کے چندوں کی اوسط فی کس ۶۴ روپے بنتی ہے لیکن دفتر دوم میں حصہ لینے والے کی اوسط فی کس صرف ۱۹ روپے بنتی ہے۔دفتر دوم کو اس طرف توجہ دینی چاہئے کیونکہ ترقی کا بڑا وسیع میدان ان کے سامنے ہے۔دفتر دوم کو اس طرف بھی کچھ توجہ ہوئی ہے۔چنانچہ سالِ رواں میں ۱۹ روپے کے مقابلے میں جو اوسط بنی ہے وہ ۲۴ روپے فی کس ہے یعنی ۵ روپے فی کس کا اضافہ ہوا ہے یہ بھی خوشکن ہے لیکن اس اضافہ پر ٹھہرنا نہیں چاہئے بلکہ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ اچھی اور خوشکن اوسط فی کس ہونی چاہئے۔

ایک اَور بات جس کی طرف میں اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تحریک جدید کے وعدے جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال اسّی ہزار روپے زائد کے ہیں اور یہ وعدے چھ لاکھ تیس ہزار روپے کے ہیں لیکن اس وقت تک وصولی صرف تین لاکھ اسّی ہزار روپے ہوئی ہے یعنی یکم اپریل تک دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ اَور وصول ہونا چاہئے میں سمجھتا ہوں کہ دفتر کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔انشاء اللہ تعالیٰ یہ رقم پوری ہو جائے گی کیونکہ گذشتہ چھ ماہ میں بڑا حصہ وہ تھا جس میں جماعت کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدے پورا کرنے کی طرف توجہ تھی۔یہ وعدے خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہو چکے

(سوائے چند استثنائی حالات کے) اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے۔ ہم اس کے فضل اور رحم پر بھروسہ رکھتے ہیں جو ہم نے کیا یا جو کر سکے ہیں اس کے اوپر ہمارا بھروسہ نہیں کیونکہ انسان محض اپنی قوت یا طاقت یا مال کی قربانی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے خدا کرے کہ ہم اپنی تمام کمزوریوں کے باوجود جو حقیر رقم بھی اس کے حضور پیش کر چکے ہیں وہ اسے اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ہم سب کو اپنی رحمت سے نوازے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ بقیہ دو لاکھ پچاس ہزار روپے کے وعدے بھی انشاء اللہ تعالیٰ چند ماہ کے اس بقیہ عرصہ میں یعنی یکم اپریل تک وصول ہو جائیں گے۔

بعض بڑی جماعتیں مالی قربانی کے لحاظ سے بڑی ہی سست واقع ہوئی ہیں جن میں سے ایک راولپنڈی کی جماعت ہے۔ دوست ان کے لئے بھی دعا کریں کیونکہ میرا تاثر یہ ہے کہ جہاں تک کوشش کا تعلق ہے اس میں وہ کمی نہیں کرتے لیکن جہاں تک انسانی کوشش میں برکت کا سوال ہے ان کی کوششوں میں برکت نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ جس خرابی کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہوگئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے محروم ہو گئے ہیں۔ یہ خرابی یا یہ بیماری دُور ہو جائے بعض دفعہ تکبر جماعتی بھی ہوتا ہے یعنی بعض جماعتوں میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے ایسے ہی جس طرح بعض افراد میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے یہ بھی شائد کسی تکبر یا نخوت یا خود پسندی یا اپنے مقام کو نہ پہچاننے یا دوسرے مقام کو نہ پہچاننے کی وجہ سے برکت سے محروم ہو گئے ہیں۔ بہر حال خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کی کس قسم کی بیماری ہے جس نے ان کے کام سے برکت کو چھین لیا ہے۔ خدا کرے کہ ان کے کام بابرکت ہوں۔ وہ شافی مطلق جس کی تشخیص بھی صحیح ترین اور سب سے اچھی اور جس کا علاج بھی بہترین علاج ہے وہ ان کا طبیب بنے اور وہ ان کی بیماری کو دور کرے تا ان کی کوششوں کے بھی بہترین نتائج نکلنے شروع ہو جائیں کچھ اور مقامات بھی ایسے ہوں گے اللہ تعالیٰ سب پر ہی فضل کرے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے تحریک جدید کے ذمہ یہ کام ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا۔ یہ مجلس اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرے اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل رہے کیونکہ سارے ایک جان ہی ہیں یہ کام بڑا ہی مشکل ہے۔ اس

میں اندرونی رکاوٹیں بھی ہیں اور بیرونی رکاوٹیں بھی۔ایک طرف روس ہے جو بالکل دہریہ ہے اللہ تعالیٰ کو ہی نہیں مانتا اس کے قائدین نے ایک وقت میں تو ساری دنیا میں یہ اعلان کیا تھا کہ (نعوذ باللہ) ہم زمین سے اللہ تعالیٰ کے نام کو اور آسمانوں سے اللہ تعالیٰ کے وجود کو مٹا دیں گے۔ یہ لوگ روحانیت میں اس قسم کے ہیں لیکن آخر ہیں تو اللہ تعالیٰ کے بندے اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ پھر سے وہ اپنے پیدا کرنے والے رحیم و کریم کو پہچاننے لگ جائیں اور اس کے فضلوں کے وارث بن جائیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ یا تو وہ اپنے ربّ کی طرف رجوع کریں گے یا وہ اس دنیا سے اس طرح مٹا دیئے جائیں گے جس طرح آج سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے باغیانہ اور مفسدانہ طور پر کھڑی ہونے والی قوموں کے نام و نشان مٹا دیئے گئے۔انسانی تاریخ نے ان میں سے بعض کی ہلاکت کے حادثہ کو محفوظ رکھا اور ان کے کچھ واقعات ہمیں معلوم ہوتے رہتے ہیں لیکن وہ ہزاروں ہزار بلکہ یوں کہنا بجا ہوگا کہ ایک لاکھ اور چند ہزار کی قومیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی طرف اللہ تعالیٰ کے نبی مبعوث ہوئے ان میں سے اکثر ایسی ہی ہوں گی۔جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا اور وہ دنیا سے مٹا دی گئیں لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ ان سے دوسروں کو عبرت کا سبق نہیں دینا چاہتا تھا۔اس لئے تاریخ انسانی نے ان قوموں کے نام اور ان کی تاریخ اور ان کے واقعات جس رنگ میں اور جس طور پر اللہ تعالیٰ کا غضب ان پر بھڑکا اس کو یاد اور محفوظ نہیں رکھا۔اس قوم یعنی Russia (روس) کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہی انزار کیا ہے کہ اگر تم اپنے ربّ کی طرف رجوع نہیں کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔اس قوم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بشارتیں بھی ملی ہیں۔ پھر یورپ ہے، امریکہ ہے۔اگر چہ یہ اقوام بحیثیت قوم اس رنگ میں اس طور پر دہریہ اور اللہ تعالیٰ کی دشمن تو نہیں جس طرح روس ہے لیکن ان کی عملی حالت اور ان کے ایک حصہ کی ظاہری حالت بھی ایسی ہی ہے جیسے روس میں بسنے والوں کی۔ پھر جزائر کے رہنے والے ہیں ان کی حالت بھی نیک اور پاک نہیں یہ سب اقوام اللہ سے دُور اور اس کے پیار سے محروم ہیں۔

اسی لئے یہ سب اقوام خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں اور اس پر ایمان لانے والوں کی دوست اور ہمدرد نہیں ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت مثلاً مشرق وُسطیٰ کے عرب ممالک جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں ان کے اوپر ہر قسم کا دباؤ ڈالا جا رہا ہے اور ان کو ہر طرح سے ذلیل کرنے کی

کوشش کی جا رہی ہے اور ان سے بے انصافی برتی جا رہی ہے لیکن ہمارے پیارے خدا عزاسمہ، نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں خوشخبری دی ہے اور آپ کو الہاماً بتایا گیا ہے کہ عرب ممالک کی پریشانیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے دور کی جائیں گی اور اصلاح احوال کے سامان پیدا ہوں گے۔ اسی طرح اہل مکہ کے متعلق خدائے ذوالجلال نے یہ پیش خبری دی کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں داخل ہو جائیں گے (نور الحق حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۹۷) اب مسلم ممالک سے جو بے انصافی ہو رہی ہے اس بے انصافی کو دور کرنے کیلئے ہمارے کندھوں پر دو قسم کے بوجھ ڈالے گئے ہیں۔ ہم پر دو قسم کی ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کی صحیح تربیت اور حقیقی اصلاح کریں تا کہ ان کے دلوں میں حقیقی نیکی اور تقویٰ پیدا ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس طرح محبوب بن جائیں جس طرح حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی رحمتوں سے حصہ پانے والے تھے۔

ہم پر دوسری ذمہ داری یہ عائد کی گئی ہے کہ وہ قومیں جو خدا تعالیٰ سے دوری اور بُعد کے نتیجہ میں خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں پر ظلم ڈھا رہی ہیں۔ ان کو اسلام کی طرف لانے کی کوشش کریں کیونکہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو ایک زندہ رسول ہیں جن کے روحانی فیوض و برکات قیامت تک جاری ہیں اور خدائے قادر و توانا کی طرف جو زندہ خدا اور عظیم قدرتوں والا خدا ہے اور ہر قسم کی صفات حسنہ سے متصف ہے اور جس کے سامنے کوئی چیز انہونی نہیں ہے اور جس کا قہر ایک لحظہ میں ہر چیز کو ہلاک اور ملیا میٹ اور نابود کر سکتا ہے۔ اس زندہ خدا اور اس زندہ رسول کی طرف ان کو لانے کی کوشش کریں اور تبشیر کے ساتھ انذار کے پہلو کو مدنظر رکھیں۔ ہم ان کے پاس جائیں اور ان کو جھنجھوڑیں ان کو جگانے اور بیدار کرنے کی کوشش کریں مگر وہ اس طرح خواب میں بدمست پڑے ہیں کہ ہماری آواز سننے کے وہ اہل ہی نہیں اور جو نیند سے بیدار ہیں وہ ہماری آواز کو سننے کے لئے تیار نہیں لیکن اگر چہ وہ ہماری آواز کو سننے کے لئے تیار نہیں اگر چہ ان میں سے بہت سے روحانی لحاظ سے اتنی گہری نیند میں مدہوش ہیں کہ ہماری آواز ان کے کانوں تک نہیں پہنچ سکتی لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ تم جاؤ اور ان کو جگاؤ اور بیدار کرو اور ان کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی طرف لے کر آؤ اور اسلام نے جس ہستی کو اللہ کے طور پر پیش کیا ہے اس سے ان کو

متعارف کراؤ اور ان کے دلوں کے سارے اندھیروں کو اسلام کے نور سے منور کرنے کی کوشش کرو اور ان کے اندر نیکی اور تقویٰ کا بیج بودو۔ اس غرض کے لئے پہلے زمین صاف کرنی پڑتی ہے اور اسے کاشت کے قابل بنانے کے لئے بڑی جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ پھر اس قسم کا بیج بویا جاتا ہے ہم کمزور اور بے بس اور بے مایہ ہیں مگر کام بڑا ہی اہم ہے جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ذمہ داری بڑی ہی بھاری ہے جو ہمارے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے مگر ساتھ ہی ہمیں بڑی بشارتیں بھی دی گئی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کے ذرّوں کی مانند دیکھتا ہوں (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۶۹۱) جس کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح ریت کا ذرّہ مٹی میں مل تو جاتا ہے لیکن اس پر مٹی کا اثر نہیں ہوتا۔ اسی طرح روس میں اسلام قبول کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا تقویٰ عطا ہوگا کہ وہ اس گندے ماحول میں بھی اپنی سعادت مندی اور نیک فطرتی کا اظہار کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی آواز کو سن کر اس پر لبیّک کہنے والے اور اسی پر جان دینے والے ہوں گے اور وہ ایک نہیں دو نہیں بلکہ بے شمار ہوں گے۔ اکثریت انہی لوگوں کی ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ ''پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا''۔ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۲۴۷) ہندو قومیں جو نہ صرف اس وقت بھارت میں بلکہ بڑی Minorities (اقلیت) کی حیثیت میں بعض دوسرے ممالک میں بھی پائی جاتی ہیں ان کے متعلق ہمیں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ اسلام قبول کریں گی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوں گی۔

اسی طرح آپ نے فرمایا ہے۔

''اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا''۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۹)

ان بدبختوں اور بدقسمتوں کا دلی تعلق زندہ اور قادر خدا سے قائم کرنا اور اس کیلئے انتہائی قربانیاں دینا اور ایثار دکھانا اور تضرع اور خشوع سے دعاؤں میں لگے رہنا۔ یہ ہے وہ ذمہ داری جو ہم پر عائد کی گئی ہے۔

پھر انگلستان کے متعلق بشارت دی گئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ ''میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مُدلّل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں بعد اس کے میں نے بہت سے سفید پرندے پکڑے''۔ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۱۴۷)

پس ساری دنیا ہی انتہائی گند کے اندر مبتلا ہے۔ مثلاً روس ہے وہاں کے لیڈروں نے اپنی بدبختی کی وجہ سے یہ دعویٰ کر دیا کہ ہم دنیا سے اللہ تعالیٰ کے نام کو اور آسمان سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔ (نعوذ باللہ) پھر یورپ کے بسنے والے بداخلاقیوں کے گند اور کیچڑ میں لت پت ہو رہے ہیں۔ آپ لوگ یہاں رہتے ہوئے اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

انگلستان کے یہ سفید پرندے الٰہی نور کے سامانوں سے بے حد غافل ہیں۔ ان کی ظاہری سفیدی پر اتنے بدنما دھبے پڑے ہوئے ہیں کہ انسانی عقل دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے کہ انسانی دل اور روح کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر منور بنایا تھا لیکن اُنہوں نے اپنے ہاتھ سے ان ظلمتوں کو پیدا کر لیا جنہوں نے ان کے نور کو ان کے ماحول سے باہر نکال دیا اور وہ روحانی لحاظ سے اندھیروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

پس روس میں ریت کے ذرّوں کی طرح احمدی مسلمانوں کو پیدا کرنے کی کوشش کرنا آپ کی ذمہ داری ہے یورپ و امریکہ اور ایشیا اور جزائر کے رہنے والوں کو انتباہ کرنا اور کوشش کرنا کہ وہ ان اعمال کو چھوڑ دیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے اور وہ اعمالِ صالحہ بجا لائیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا اور اس کے فضل کو جذب کرنے والے ہوں۔ یہ بھی آپ کا کام ہے۔ عرب ممالک میں اصلاحِ احوال کے سامان پیدا کرنا یہ بھی آپ کا کام ہے۔ مکہ کے مکینوں کو قادر و توانا کی فوج میں فوج در فوج داخل کرنا یہ بھی آپ کا کام ہے۔ یہ بڑے ہی اہم کام ہیں اور بڑے ہی مشکل کام ہیں جو ہمارے سپرد کئے گئے ہیں اگر وہ زندہ خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا اور آج بھی ہمیں اس کی بشارتیں نہ مل رہی ہوتیں تو ہم تو زندہ ہی مر جاتے۔ ان بشارتوں اور اس انذار اور ان ذمہ داریوں سے جماعت کا ایک طبقہ غفلت برت رہا ہے ان کو بھی ہم نے ہوشیار اور بیدار کرنا ہے۔

اس وقت جو کام بھی ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کیلئے کرنا ہے وہ جماعت احمدیہ نے کرنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم یا کسی جماعت کو بشارتیں دیتا ہے تو یہ تو نہیں کرتا کہ آسمان سے فرشتے بھیج دے اور وہ اس اسباب کی دنیا میں کامیابی کے سامان پیدا کر دیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ساری دنیا کو اپنا پیغام پہنچانے کیلئے اپنی آواز کو بلند کیا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسلام دنیا پر غالب آئے گا تو اس کے مقابلے میں جب شیطان نے اپنی میان سے تلوار کو نکالا تا کہ مسلمانوں کو ہلاک اور اسلام کو مٹا دے تو اس تلوار کا مقابلہ کرنے کیلئے فرشتے نہیں آئے تھے بلکہ وہی لوگ تھے جنہوں نے اپنے ربّ اور

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچانا تھا۔ اُنہوں نے خوشی اور بشاشت کے ساتھ اپنی گردنیں اس طرح آگے رکھ دیں جس طرح ایک بھیڑ مجبوری کی حالت میں قصائی کی چھری کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو دیکھ کر اور اس اخلاص پر نگاہ کر کے ان کی گردنوں کی حفاظت کے بھی سامان پیدا کر دیئے اور اسلام کے غلبہ کے بھی سامان پیدا کر دیئے لیکن آج تلوار کا زمانہ نہیں آج زمانہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا''۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۵۴ حاشیہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

''قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کُند ہوگا جب تک دجّالیّت کو پاش پاش نہ کر دے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۳۰۵)

اسی طرح ایک اَور جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

''دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا (یعنی اسلام ہی ساری دنیا کا مذہب اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ساری دنیا کے پیشوا ہوں گے) میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے''۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۷)

لیکن اس درخت کی آبپاشی کے لئے اور اس کی حفاظت کے لئے اور اُس میں نلائی کرنے کیلئے قربانی آپ نے دینی ہے آسمان سے فرشتوں نے آ کر یہ کام نہیں کرنا۔ اسلام کے غلبہ اور اسلام کی فتح کا بیج تو بو دیا گیا لیکن اگر وہ بیج اپنی نشوونما کے لئے ہماری جانیں مانگے تو ہمیں جانیں قربان کر دینی چاہئیں۔ اگر وہ درخت یہ کہے کہ اے احمدیو! میں نے تمہارے خون سے سیراب ہونے کے بعد بڑھنا اور پھولنا ہے اور پھل دینے ہیں تو احمدیوں کو اپنے خون پیش کر دینے چاہئیں۔ اگر ہم سے یہ مطالبہ ہو کہ تمہارے روپے کی ضرورت ہے تو ہمیں اپنے اموال پیش کر دینے چاہئیں تا کہ ساری دنیا میں اسلام کے

مبلّغ پہنچیں اور وہاں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی صداقت میں جوزبردست دلائل دیئے ہیں وہ دنیا کے سامنے پیش کریں اور پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے (جیسا کہ اب بھی بعض سے یہی سلوک ہوتا ہے) ان کے ذریعہ سے غافل اور اندھیرے میں بسنے والے بندوں کو آسمانی نشان بھی دکھائے جہاں بھی اس نیت کے ساتھ ایک احمدی مبلّغ پہنچا ہے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے اس نے حیران کن نظارے دیکھے ہیں اور جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کے دلوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق پیدا کرتا ہے۔

پس تخم تو بویا گیا یہ بڑھے گا اور پھولے گا اور ثمر آور ہوگا لیکن اس تخم کی نشوونما کیلئے جس چیز کی بھی ضرورت ہے اس کو ہم نے پیش کرنا اور مہیا کرنا ہے۔غرض یہ عظیم بشارتیں ہیں جو ہمیں دی گئی ہیں اور عظیم قربانیاں ہیں جن کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے۔

پس آؤ ہم آج یہ عہد کریں کہ ہم سے جس قسم کی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے ہم اپنے ربّ کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں گے تاکہ ہماری یہ عظیم خواہش کہ ہم اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں سے ساری دنیا کے انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کو پیدا ہوتے دیکھیں، یہ خواہش پوری ہو جائے۔اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور وہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے اور وہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انتہائی قربانیاں دینے کیلئے تیار ہو جائیں۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنے پیار کی اور اپنی رضا کی چادر میں ہمیں لپیٹ لے۔ ایک پیار کرنے والی ماں کی طرح ہمیں اپنی گود میں بٹھالے۔اللھم آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۴؍ دسمبر ۱۹۶۹ء صفحہ ۳ تا ۶)

☆......☆......☆